Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۶ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۵ احسان ۱۳۵۵ ہش ۵ جون ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۲۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے

استغفار اور دعائیں کرتے رہنے سے خدا تعالیٰ بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے

"خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں بھی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں اِس سے دِل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از نزولِ بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خدا رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے اِس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخُلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہیئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اُٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔

خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رُعب پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا رُعب تھا۔ ایک دفعہ کافروں کو شک پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بددُعا کریں گے تو وہ سب کافر مل کر آئے اور عرض کی کہ حضورؐ بددعا نہ کریں۔ سچے آدمی کا ضرور رُعب ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے اور خدا کے لئے کیا جاوے تب ضرور تمہارا دوسروں پر بھی اثر اور رُعب پڑے گا۔"

(ملفوظات جلد نہم صد ۲۷۳، صد ۲۷۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ راحسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۵ راحسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

شدید بے چینی اور کمزوری ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۴ راحسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع اور گرمی کی شدت کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو نسلِ انسانی کے لئے نمونہ بنایا ہے اور قربِ الٰہی کے حصول کے لئے سب سے بڑھ کر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے جسے اختیار کر کے ہم زندہ خدا پر زندہ ایمان حاصل کر سکتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرضیکہ ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہتے تھے ہمیں بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ نے بتایا کہ سورۂ فاتحہ ایک نہایت ہی جامع دعا ہے۔ اِس وقت ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں خصوصیت کے ساتھ یہ جامع دعا ہر وقت کرتے رہنا چاہیئے۔ ہماری دعاؤں میں اسلام اور احمدیت کی ترقی، ملک کے استحکام اور تمام انفرادی اور اجتماعی مشکلات (باقی صد ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵/احسان ۱۳۵۵ھش

۵/جون ۱۹۷۶ء

مخالفینِ حق کو لاحق ہونے والا ایک خطرناک مغالطہ

خدا تعالیٰ اپنی سُنّتِ قدیمہ کے ماتحت اپنے ماموروں اور دیگر اہلِ حق کے مخالفین کو ڈھیل ضرور دیتا ہے اور غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ ڈھیل کے زمانہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مخالفتِ حق سے باز آکر اپنی اصلاح کرلیں اور اس طرح خدائی امان کے نیچے آجائیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ اِس ڈھیل سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے ایک اور ہی مغالطہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اِس طرح اپنی اصلاح کے امکان کو کالعدم کر دیتے ہیں۔ وہ مغالطہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہمارے اعمال جیسے بھی ہیں، ہیں ہم اللہ کے پسندیدہ اور لاڈلے جبھی تو وہ ہمیں اپنے فضلوں سے نواز رہا ہے۔ رفتہ رفتہ نوبت یہ آتی ہے کہ وہ اپنے بُرے اعمال کو ہی نیکیاں تصور کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اِس مغالطہ کا خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ وہ اُن کی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ (المومنون آیات ۵۴ تا ۵۷)

ترجمہ:۔ انہوں نے (یعنی کفار نے) شریعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جو ٹکڑا اپنے لئے اختیار کیا اس پر فخر کرنے لگ گئے۔ پس تُو ان کو ایک مدت تک اپنی غفلت میں پڑا رہنے دے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا انہیں نیکیوں میں جلد جلد بڑھانا ہے؟ (ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ حقیقتِ حال کو سمجھتے نہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکّہ کے ایک مغالطہ کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ کہ ایک طرف تو وہ مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہے تھے اور دوسری طرف وہ اپنے مال و دولت اور دنیوی نعمتوں کی کثرت کو دیکھ کر یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں یہ بہت ہی نیک کام ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی نعمتوں سے نواز رہا ہے حالانکہ یہ اُن کے نفس کا ایک نہایت ہی خطرناک دھوکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اُن کے اِس مغالطہ کو واضح کرنے کے لئے اگلی آیات میں بتایا ہے کہ مال و دولت اور دنیوی نعمتوں کی کثرت اُن کے نیک ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ نیکیوں میں جلد جلد بڑھنا اپنے اندر بعض مخصوص اوصاف پیدا کرنے پر موقوف ہوتا ہے اور جن میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں وہ حق کی مخالفت نہیں کرتے اور نہ ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ (المومنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے مال کو (آگے مستحقین کو) دیتے رہتے ہیں اور اُن کے دل اِس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیر اثر آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پائے جانے والے اوصاف اور نیک اعمال کا ذکر کرکے واضح کیا ہے کہ نیکیوں میں جلد جلد بڑھنے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے لوگ تو یہ ہیں نہ کہ وہ کفارِ مکہ جنہوں نے حق کی مخالفت کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے اور مسلمانوں پر ظلم ڈھانے سے باز نہیں آتے اور مال و دولت اور دنیوی نعمتوں کی کثرت پر گھمنڈ کرتے ہوئے سمجھ یہ رہے ہیں کہ اُن کے یہ کرتوت ہی ایسی اعلیٰ درجہ کی "نیکیاں" ہیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ انہیں دنیوی نعمتوں سے نواز رہا ہے۔ فی الاصل مخالفتِ حق اور تعذیبِ اہلِ حق ایسی خطرناک بُرائی ہے جو نیکیوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نیکیاں بجالانے کی توفیق کا ملنا تو کجا اُلٹا بدیوں میں ملوث ہونے کا دروازہ کھل جاتا ہے اور ایسے لوگ موردِ عذابِ الٰہی ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۣ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِيْنَ ڰ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ (المومنون آیات ۶۴ تا ۶۸)

ترجمہ:۔ لیکن ان کے دل تو اس تعلیم کے متعلق غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اِس کے سوا (یعنی مخالفتِ حق کے سوا) ان کے اور بھی بہت سے (خراب) اعمال ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں گرفتار کر لیتے ہیں تو وہ اچانک فریادیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ (اُس وقت ہم اُن سے کہتے ہیں) آج فریادیں نہ کرو۔ ہماری طرف سے تمہیں کوئی مدد نہ پہنچے گی۔ میری آیتیں تم کو پڑھ کر سُنائی جاتی تھیں مگر تم ان آیات سے بے پرواہی کا اظہار کرتے ہوئے اور بیہودہ باتیں کرتے ہوئے اور اس سے رُوگردانی کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جایا کرتے تھے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ اور اس کے ذریعہ ظاہر ہونے والے حق کی مخالفت کے نتیجہ میں انسان نیکیوں سے محروم ہو کر بُرائیوں میں ملوث ہوتا چلا جاتا ہے اور مخالفتِ حق کو ہی سب سے "بڑی نیکی" شمار کرکے اُس پر نازاں رہتا ہے۔ خشیتِ الٰہی اُس میں نام کو بھی نہیں رہتی۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اُسے دوبھر معلوم ہوتا ہے اور آخرت کی جوابدہی کے خوف سے وہ بالکل خالی ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو مامور من اللہ پر ایمان لاکر حق کو دل سے قبول کر لیتے ہیں اُن کی حالت یہ ہوتی ہے کہ کسی پر ظلم کرنا تو کجا وہ ہر دم اپنے رب کے خوف سے کانپتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی قدر کرتے ہیں۔ شرک سے بہرطور مجتنب رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اس کے باوجود آخرت کی جوابدہی سے وہ ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ اور یہ سب ثمرہ ہوتا ہے حق کے ساتھ پوری پوری موافقت کا۔ برخلاف اس کے جو لوگ حق کو قبول نہیں کرتے اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر ظلم سے کسی طور باز نہیں آتے وہ بدیوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان سے بچنا اُن کے لئے ممکن نہیں رہتا اور بالآخر موردِ غضبِ الٰہی ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ جب بھی بدیاں پھیلتی چلی جائیں اور باوجود کوشش کے ان کے تدارک کی صورت نہ نکلے تو پھر اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ یہ صورت محض ترکِ حق کی وجہ سے نہیں بلکہ مخالفتِ حق میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

شکریہ احباب

میرے والد محترم محمد عبداللہ خان صاحب کانپوری والد ماسٹر نذیر محمد صاحب مرحوم کی وفات پر احباب نے کثرت سے خود تشریف لاکر اور بذریعہ خطوط ہمارے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ کیونکہ واپس جرمنی جا رہا ہوں، فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں تاہم اخبار کے ذریعہ میں اپنی طرف سے اور دیگر اعزا و اقربا کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

(وسیم اللہ خان فاروق مقیم فرینکفرٹ مغربی جرمنی۔ حال وارد کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ نماز کا بنیادی مقصد تعمیر اخلاق ہے

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ

(۱)

قرآن کریم نے فریضہ نماز کی غیر معمولی تکرار کے ساتھ انتہائی بلیغ اور موثر انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ اسلام جو تصور انسانی نفس پر ہستی باری تعالیٰ کا پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں جو تزکیہ نفس اور تعمیر اخلاق ہوتی ہے وہ فریضہ نماز کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس عظیم مقصد کے لئے ایک مسلمان دن میں پانچ مرتبہ خدا تعالیٰ کے حضور والہانہ انداز سے اعتراف کرتا ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ

اے خدا ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ نماز خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے عبادت کی حقیقی روح کو قلوب میں راسخ کرنا ہوتا ہے۔ نماز کے قیام سے ایک فرزند اسلام اس امر کی شہادت دے رہا ہوتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں۔ یہ عبادت کے چند لمحات اس کی روح کو گداز کر دیتے ہیں اس کے جسم کا ہر عضو مجسم انکسار اور رقت بنتا ہے اور وہ وصال ربانی سے غیر معمولی لذت محسوس کرتا ہے اور اسکو تعلق باللہ ہو جاتا ہے اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان اور ایقان حاصل ہوتا ہے۔ اس عظیم مقصد کے لئے ضروری ہے کہ مسجد میں التزام کے ساتھ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کی جائے تاکہ فریضہ نماز سے جو قومی اور اجتماعی اور اخلاقی مقاصد کو پیش نظر ہے وہ احسن رنگ میں انجام پا سکیں ارشاد ربانی ہے :-

وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

(اعراف)

ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کر لیا کرو اور اس عبادت کو خاص اس کا حق قرار دیتے ہوئے صرف خدا تعالیٰ کو پکارو

چونکہ نماز تزکیہ نفس اور تطہیر معاشرہ کا بہترین ذریعہ ہے اور اس سے انفرادی اور اجتماعی اخلاقی فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور انسانی طبیعت اس عبادت کی طرف فطرتاً مائل ہے اس لئے اس کی افادیت اہمیت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

(عنکبوت ۴۶)

یقیناً نماز ہر قسم کی بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ فعل سے بچاتی ہے نماز کو خدا تعالیٰ نے اپنا ذکر قرار دیا ہے۔ فرمایا :-

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

(طٰہٰ ۱۵)

نماز محض اور خالصۃً میرے ذکر کے لئے قائم کر چونکہ نماز خدا تعالیٰ کا بہترین ذکر ہے اور اس میں اسی کی تحمید ہے اس لئے تمام مومنوں پر یہ فرض کی گئی ہے۔ فرمایا

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

(النساء ۱۴)

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اہل جنت اور اہل جہنم کا باہمی مکالمہ ذکر کیا ہے جس میں تارکین نماز کو انتہائی زجر و توبیخ کے انداز میں یوں فرمایا ہے

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ ہ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ہ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔

(مدثر ۴۱ تا ۴۴)

اہل جنت دوزخیوں سے جو اپنے برے اعمال کی وجہ سے جہنم میں ہوں گے سوال کریں گے کہ وہ کونسی چیز ہے جو تمہیں جہنم میں لے آئی ہے اور وہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اس انداز بیان کو دیکھئے اور اس مہیب منظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے لا دیجئے کہ جنت اور دوزخ آمنے سامنے ہیں۔ اہل جنت اپنی نیکیوں اور عبادت کی وجہ سے جنت میں مقیم ہیں اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کے ساتھ اٹھتے اور بیٹھتے تھے۔ وہ اپنے برے اعمال کی بناء پر جہنم میں زندگی گزار رہے ہیں جنتی لوگ اپنے دوزخی ساتھیوں سے برملا ہی افسوس سے دریافت کرتے ہیں :-

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ

تم کو کونسی چیز جہنم میں لے گئی وہ اپنی غلطی اور اس کا اعتراف کریں گے اور کہیں گے

لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ

ہم نماز نہیں ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر نماز کے متعلق خدا تعالیٰ کے ان تاکیدی ارشادات کا اتنا گہرا اثر تھا کہ آپ نے اس قرآنی حکم کو بار بار مختلف مواقع پر موثر انداز میں فرمایا۔ تارک نماز کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

ایک مسلمان اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا حد فاصل ہے نیز فرمایا :-

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز دین کا ستون ہے یعنی دین اسلام کی عمارت نماز کے ستون پر کھڑی ہے نماز باجماعت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں :-

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔ شارحین نے اس حدیث کی تشریح میں باجماعت نماز کے فضائل تحریر کئے ہیں جن کا تعلق انفرادی اور اجتماعی اصلاح [illegible] وں سے ہے جو اسلامی سوسائٹی میں سکون اور مسرت پیدا کرنے کا باعث ہیں۔ نماز باجماعت میں کیا ہی ایمان افروز منظر ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے اس کے گھر میں اذان کی آواز سنتے ہی چند منٹوں کے لئے ہر طبقہ کے اشخاص امیر و غریب حاکم و محکوم، مالک و مزدور، سربراہ مملکت اور شاہ و گدا سب بلا امتیاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ کے دربار میں سربسجود ہو جاتے ہیں

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

احادیث میں نماز باجماعت ادا کرنے والوں اور اس سے غفلت کرنے والوں کے لئے انتہائی انذاری کلمات وارد ہوئے ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ

(مسلم)

یعنی اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہے کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں بعد ازاں وہ ایندھن باندھا جائے پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کے لئے اذان بھی دی جائے پھر کسی شخص کو امامت کے لئے حکم دوں بعد ازاں میں خود ان مختلف اشخاص کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت ہی آگ لگا دوں۔"

پانچ نمازوں کی ادائیگی کی مثال اور اس کا اجر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں :-

اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فذالک مثل الصلوٰت
الخمس یمحو اللہ
بھن الخطایا۔ (بخاری)

دوستو! بتاؤ تو سہی اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کسی قسم کی گندگی رہے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے جسم پر ہرگز میل نہیں رہے گی آپ نے فرمایا بعینہٖ یہی کیفیت نمازوں کی ہے خدا تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

غسل کرنے سے جہاں ظاہری صفائی ہوتی ہے وہاں جسم غیر معمولی توانائی محنت اور برودت حاصل کرتا ہے یہ نمازیں روحانی غسل ہیں جو باطنی کمزوریوں کو مٹا دیتی ہیں اور انسان تسکین حاصل کرتا ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابی حضرت عتبان بن مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نابینا ہوں۔ راستہ خراب ہے۔ اسلئے مسجد آنے میں دقت محسوس کرتا ہوں اگر اجازت ہو تو گھر ہی نماز ادا کیا کروں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا آپ اذان کی آواز کو سنتے ہیں؟ عرض کیا جی سنتا ہوں آپ نے فرمایا۔ پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ آپ مسجد میں ہی حاضر ہو کر نماز ادا کرتے رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے اشخاص کو بشارت ہو کہ جو مسجد میں رات کی تاریکی کے وقت دور کے فاصلے سے آتے ہیں۔ نیز یہ بھی فرمایا

جتنے زیادہ قدم تم چل کر مسجد میں آؤ اس سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

وہ اشخاص جو مسجد کی دوری اور رات کی تاریکی کا بہانہ بنا کر نماز باجماعت مسجد میں ادا نہیں کرتے۔ ان کے لئے ارشادات بالا میں کسی عذر کی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانانِ عالم کی ہر قسم کی ترقی اور معاشرہ کی تطہیر اور تعمیر اخلاق صرف فریضہ نماز میں ہے نماز کے ذریعہ سے ہی ہر قسم کی قباحتوں اور بدیوں کا انسداد ہے۔ نماز کے ذریعہ خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے۔ خشیۃ اللہ ایک ایسی زبردست چیز ہے جو سیاہ و سفید کے درمیان پہچان کراتی ہے اور ہر قسم کی برائیوں سے روک بنتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر احمدی کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ جماعت میں سے نہیں ہے"

نیز پرشوکت الفاظ میں فرماتے ہیں:

"نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندوں کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے۔"
(ملفوظات)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تلاش گمشدہ

میرا بھائی مسمی شبیر حیات ولد عمر حیات قوم راجپوت چک ۶۲/۴۔آر ڈاکخانہ ۲۵/۴۔آر اڈہ قادر آباد ضلع ساہیوال بعمر ۱۹ سال دائیں ٹانگ اور دائیں بازو کمزور ... رنگ کی پاپلین کی شلوار اور قمیص پہنے ہوئے ہے اور پاؤں میں ٹائر والی چپل ہے مورخہ ۲۹/۴ بروز بدھ بوجہ خرابی دماغ گھر سے لاپتہ ہو گیا ہے۔ بسیار تلاش کے باوجود تاحال اس کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ جس کسی کو اس کا علم ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

احباب کرام بندہ کے بھائی کی واپسی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

بشیر حیات سیکرٹری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۶۲ ڈاکخانہ ۵/۴۔آر
براستہ اوکاڑہ کینٹ تحصیل و ضلع ساہیوال

ملتان میں تصویری لیکچر

کلمہ طیبہ کی اشاعت کے ایمان افروز مناظر

سندھ کی طرف دورہ پر جاتے ہوئے ۱۴/مئی کو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے چند گھنٹوں کے لئے منظور گڑھ اور ملتان میں قیام فرمایا۔ منظور گڑھ میں مکرم ڈاکٹر کیپٹن اقبال احمد خان صاحب صدر جماعت کی خواہش پر چوہدری صاحب موصوف نے خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اسی شب ملتان میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب اور مکرم سید محمد انور ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ کے زیر انتظام مکرم جناب ملک عمر علی صاحب مرحوم کی کوٹھی میں سلائیڈز اور تعارفی لیکچر کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کی مساعی کا خلاصہ پیش کیا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ ہمارا نصب العین ساری دنیا میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اشاعت ہے۔ اسی سلسلہ میں متعدد زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور اکناف عالم میں تعمیر مساجد کی ایک مہم حضرت مہدی علیہ السلام کے خدام نے جاری کی ہوئی ہے۔ جو بفضل خدا خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی ہر مقام پر کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو رہی ہے آخر میں سرزمین یورپ کے ملک سویڈن کی زیر تعمیر مسجد کے دلآویز مناظر بھی دکھائے گئے۔ جس کا سنگِ بنیاد جماعت کے تیسرے خلیفہ کے دست مبارک سے رکھا گیا تھا۔ نیز کئی افراد جو خدام مہدی کے ذریعہ آغوش اسلام میں آ چکے ہیں۔ ان میں سے چند سعید روحوں کے اخلاص و قربانی کے مناظر بھی دکھائے گئے۔

اجتماعی دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی اور اسی شب مکرم وکیل المال صاحب اول علامہ اقبال ایکسپریس کے ذریعہ عازم سندھ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو جنہوں نے آپ کے ساتھ تعاون فرمایا سعادت دارین سے نوازے

(نمائندہ وکالت مال اول تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

ہمارے خاندان خدام الاحمدیہ ماسٹر فقیر محمد جاوید صاحب چک ۳۶ کا بچہ [illegible] کل درمیانی شب ۱۲ بجے وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرما دے۔ آمین۔

حافظ غلام محمد اف دریام معلم اصلاح و ارشاد
چک ۲۷ ضلع گجرات

میرا لڑکا عزیز سعید زاہد مسعود بقضائے الٰہی ۱۲/مئی کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے

(سیدہ امینہ شمیم بیگم زوجہ شاہ کوٹلہ محمد ظریف خان)

درخواستہائے دعا

۱۔ محترمہ انیسہ بیگم اہلیہ سعید احمد خان صاحب آف گوجرانوالہ حال باب الابواب ربوہ لکھتی ہیں مکرم ماجد کے بیٹے محمود احمد صاحب کے دل کا اپریشن عنقریب امریکہ میں ہو رہا ہے۔

۲۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ سلطانپورہ لاہور قریباً دو ماہ سے گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

۳۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں چک ۱۰/۱۱ ایل ضلع ساہیوال کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں جسم پر سوجن پڑ گئی ہے۔

۴۔ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب کاہلوں حال فرانکفورٹ جرمنی کی اہلیہ محترمہ قریباً ایک ماہ سے یرقان اور دوسری تکلیفوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔

۵۔ محترمہ عذرا بیگم صاحبہ اہلیہ احمد حیات صاحب تبسم بعارضہ یرقان سخت بیمار ہیں اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

محترمہ رضیہ ناہید صاحبہ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کا خالہ زاد بھائی احتشام عامر بعمر ساڑھے تین ماہ۔ چند دنوں سے بخار میں مبتلا اور بے حد کمزور ہے نیز لڑکا ناصر مسعود احمد خان بعمر تین ماہ سے دماغی کمزوری میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سب مریضوں کی کامل شفایابی و صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاول کی کاشت

(مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید)

(۲)

یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ عمدہ اقسام بھی اپنی پوری پیداوار اس وقت تک نہیں دیتیں جب تک کہ بونے کے وقت سے لیکر فصل کاٹنے تک تمام دیگر عوامل اور مناسب کھاد دینے کا خاص اہتمام نہ کیا جائے۔ ان اقسام کی کاشت کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

زمین کی موزونیت دھان کے لئے چکنی یا چکنی میرا زمین بہت موزوں ہے۔ ایسی زمینوں میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے اور پانی کھیت میں آسانی سے کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ پانی کی ذخیرہ اندوزی کے علاوہ دھان کے لئے ایسی زمین زیادہ موزوں ہوتی ہے جو زرخیز ہو اور تیزابی مادہ P.H. کی مقدار ۵.۵ سے ۶.۵ تک ہو۔ اس تیزابی خاصیت کی وجہ سے پودے میں عناصر صغرا کی کمی پیدا نہیں ہوتی۔

پاکستان کے اکثر علاقے جن میں مونجی کی کاشت ہوتی ہے ان میں پانی کے جمع رکھنے کی صلاحیت تو ہوتی ہے لیکن P.H عام طور پر ۸.۰ سے زیادہ ہوتی ہے یعنی زمین تیزابی نہیں بلکہ قلوی ہوتی ہے اور اس وجہ سے دھان کے پودوں میں عناصر صغرا کی کمی ہو جاتی ہے اور پیداوار کم ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ لہذا اس کمی کو پورا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئیے۔

زمین کی تیاری زمین پوری طرح تیار کرنی ضروری ہے تاکہ پود کی منتقلی سے پہلے ہی جڑی بوٹیاں پوری طرح تلف ہو جائیں۔ زمین کو بہت اچھی طرح کدو کرنا اور ہموار کرنا ضروری ہے۔ ایسا کرنے کے لئے کھیت میں آٹھ دس دن تک پانی کھڑا رکھنا چاہئیے۔ اس کے بعد اس میں ہفتے ہفتے کے وقفے سے دو دفعہ ہل چلانا اور زمین دو دفعہ سہاگہ کرنا چاہئیے۔ اگر زمین کی ساخت ایسی ہو کہ کھڑے پانی میں ہل نہ چلایا جا سکے تو پود کی منتقلی سے ایک ہفتہ قبل خشک زمین میں ہل چلا کر پانی دے دینا چاہئیے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اگر زمین کسی بھی طریق سے صحیح تیار کی گئی ہو تو پیداوار ایک جیسی ہی نکلتی ہے۔

بونے کا طریقہ چھٹہ: چھٹے کے ذریعہ بونے سے کھیت میں جڑی بوٹیاں جلد اگ آتی ہیں۔ پود اگر تا رہتا ہے اور اس طرح پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ اس طریق میں تقریباً بیس سیر بیج زائد خرچ ہوتا ہے اور فصل پانی زیادہ مانگتی ہے۔ جب تک جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے زیادہ بہتر کیمیاوی طریق مہیا نہ ہو جائیں اور روئیدگی کی مشکلات پر قابو نہ پالیا جائے پودوں کو نرسری سے کھیت میں منتقل کرنے کا طریقہ ہی بہتر ہے۔

نرسری لگانا کسی بھی مقامی طریق کے مطابق نرسری لگائی جا سکتی ہے۔ یہ ضرور دیکھ لینا چاہئیے کہ اس طریق سے پیداوار میں کمی نہ ہوتی ہو اور پود صحت مند اور تندرست ہو۔ اس مقصد کے لئے ایسا قطعہ زمین چننا چاہئیے جو پانی کے قریب ہو۔ تاکہ جب بھی پود کو پانی دینے کی ضرورت پڑے تو وقت پر پانی دیا جا سکے۔ نرسری وقفہ وقفہ سے بونی چاہئیے تاکہ ساری پنیری ایک ہی وقت میں تیار نہ ہو جائے۔ منتقلی کے وقت پود زیادہ سے زیادہ ۲۰-۲۵ دن کی ہونی چاہئیے۔ یہ زیادہ دن کی ہونے کی صورت میں بوٹا نہیں مارے گی اور اس طرح پیداوار پر اثر پڑے گا۔ ایک مرلہ (۱/۱۶۰ ایکڑ) کے لئے زیادہ سے زیادہ دو پونڈ بیج درکار ہوتا ہے۔ ایک ایکڑ کاشت کرنے کے لئے اری پاک، مہران ۶۹ اور چھوٹے قد کی باسمتی کا بیج صرف چھ سے آٹھ سیر تک ہونا چاہئیے۔ جھونا ۳۴۹ باسمتی ۳۷۰ اور باسمتی پاک کا ۴ سے ۵ سیر بیج ہی کافی ہے۔

ہلکی زمینوں میں نرسری لگانے کے ۱۰ سے ۱۵ دن بعد ایک پونڈ فی مرلہ کے حساب سے امونیم سلفیٹ یا ½ پونڈ فی مرلہ یوریا ڈالنی چاہئیے۔ اس سے زیادہ کھاد دینے کی صورت میں پود نرم اور رسدار ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے منتقلی کے دوران اور بعد میں بھی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

منتقلی کا وقت موٹے چاول اری پاک، اری ۶ اور ۳۴۹ جھونا کی پود کی منتقلی کا بہترین وقت ۱۵ جون سے ۵ جولائی ہے۔ باسمتی اقسام کی منتقلی کا بہترین وقت جولائی کا مہینہ ہے۔ باسمتی ۱۹۸ کی منتقلی ۲۰ جولائی تک مکمل ہو جانی چاہئیے۔ اری پاک اور اری ۶ کی منتقلی میں تاخیر سے پیداوار کم ہو جانے کا خدشہ ہو جاتا ہے۔ یہ قسمیں سردی برداشت نہیں کر سکتیں اور موسم ٹھنڈا ہو جانے کے بعد ان میں دانہ نہیں پڑتا۔

پودوں کا درمیانی فاصلہ پودے کا پودے سے اور قطار کا قطار سے درمیانی فاصلہ ۹"×۹" رکھنا چاہئیے۔ اری پاک اور اری ۶ کی صورت میں ایک جگہ پر دو پودے اور باسمتی ۳۷۰، باسمتی ۱۹۸ اور جھونا ۳۴۹ لگانے کے لئے ایک جگہ پر صرف ایک پودا ہی لگانا چاہئیے اس طرح اری ۶ کے ڈیڑھ لاکھ پودے فی ایکڑ اور دیگر اقسام کے ۸۰،۰۰۰ پودے فی ایکڑ لگائے جاتے ہیں۔ پودوں کو کھیت میں سیدھا اور مضبوطی سے مگر بہت گہرا نہیں لگانا چاہئیے ورنہ پودے پوری طرح بوٹا نہیں ماریں گے۔ یہ گہرائی ایک انچ سے دو انچ تک ہونی چاہئیے۔ کھیت میں منتقلی کے وقت پنیری ۸-۹ انچ لمبا ہونا چاہئیے۔ اس وقت تک اس میں ۵-۶ پتے نکل آتے ہیں۔

کھاد اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے مناسب مقدار میں کھاد کا استعمال بہت ضروری ہے مغربی پاکستان میں چاول کی فصل کے لئے نائٹروجن اور فاسفورس کھادیں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور لاہور کے اضلاع کے بعض علاقوں میں پوٹاشیم کی کھاد بھی فائدہ دیتی ہے لیکن پوٹاشیم کی کھاد دینے سے قبل زمین کا کیمیاوی تجزیہ ضرور کرا لینا چاہئیے۔ نائٹروجن کی کھادوں میں سے امونیا کھادیں مثلاً امونیم سلفیٹ یا یوریا جو مٹی میں مل کر امونیا میں تبدیل ہو جاتی ہیں بہترین ہیں۔ چاول کے لئے نائٹریٹ کھادیں استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

جہاں تک فاسفورسی کھادوں کا تعلق ہے سنگل اور ٹرپل سپر فاسفیٹ دونوں ہی چاول کے لئے یکساں مفید ہیں۔ زمین کی مختلف اقسام کے لئے موزوں کھادیں گوشوارہ نمبر ۲ میں درج ہیں۔

کھاد دینے کا مناسب وقت فاسفورس اور پوٹاشیم پود لگانے سے قبل دینی چاہئیں اور مٹی میں اچھی طرح ملا دینی چاہئیں۔ نائٹروجنی کھادوں کا استعمال آبپاشی کے مناسب انتظام اور زمین کی طبعی حالت کے مطابق کرنا ضروری ہے CLAY SOIL زمین پر اگر پانی کی فراہمی یقینی ہو تو مندرجہ بالا تمام کھادیں اپنی پوری مقدار میں آخری بار ہل چلاتے وقت مٹی میں ملا دینی چاہئیں لیکن پانی کی فراہمی یقینی نہ ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل طریق کے مطابق دینی چاہئیں۔

۱۔ کدو کرتے وقت۔ آخری ہل چلانے سے قبل ½ نائٹروجنی کھاد دینی چاہئیے۔

۲۔ پود لگانے سے ۲۰ سے ۲۵ دن بعد۔ نائٹروجنی کھاد کا ¼ حصہ چھٹہ کر دینا چاہئیے۔ کھاد دینے کے فوراً بعد جڑی بوٹیاں ہاتھ سے تلف کرنی چاہئیں۔ اس طریق سے ایک تو جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی دوسرے جڑی بوٹیاں اکھاڑنے والے کے پاؤں سے کھاد زمین میں اچھی طرح مل جائے گی۔

پودے لگانے کے ۴۵ سے ۵۰ دن بعد باقی ماندہ ¼ نائٹروجن کھاد چھٹہ کرنی چاہئیے۔ ریتلی زمین میں چاول نہیں لگانا چاہئیے لیکن اگر ریتلی زمین میں چاول لگانا ہی ہو تو کھاد کے ۵ برابر حصے کر لینے چاہئیں۔ ایک حصہ کدو کرتے وقت دوسرا پود لگانے کے ۱۰ دن بعد اور باقی تین حصے ان دونوں کے درمیان برابر وقفے سے ڈالنی چاہئیے۔ ایسی کلراٹھی زمین میں جہاں جست کی کمی ہو یہ طریق مفید ثابت ہوا ہے۔

آبپاشی یہ امر ذہن نشین کر لیا جائے کہ اری اور باسمتی قسمیں جھونا ۳۴۹ کی نسبت زیادہ پانی مانگتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تیار ہونے میں تقریباً دو ہفتے زائد لیتی ہیں۔ پود لگانے کے تین چار دن بعد ہلکا پانی دینا چاہئیے تاکہ پود اچھی طرح جم جائے۔ بعد میں کھیت میں ۳" سے ۴" گہرا پانی کھڑا رکھنا چاہئیے تاکہ جڑی بوٹیاں نہ پیدا ہوں۔ پود لگانے کے ۲۵ سے ۴۰ دن کے اندر زیادہ شاخیں (TILLERING) پیدا ہوتی ہیں اس لئے اس دوران میں کھیت کو خشک نہ ہونے دینا چاہئیے ورنہ پودے کی نشوونما پر برا اثر پڑے گا۔ پھول نکلنے اور دانہ بننے کے وقت بھی کھیت اچھی طرح سیراب ہونا چاہئیے فصل کاٹنے سے ۸، ۱۰ دن قبل پانی بند کر دیں۔ پود لگانے کے ۴۰ دن بعد ۱۰، ۱۵ دن کا سوکھا پیداوار پر کوئی برا اثر نہیں ڈالتا بلکہ اس طرح پانی کی بچت ہوتی ہے۔

(باقی)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اپنی ماہانہ رپورٹ بھجواتے وقت لجنات اماء اللہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنی ماہانہ رپورٹ ۲۰ تاریخ سے قبل بھجوایا کریں۔ اس صورت میں مصباح میں اعلان ماہ بماہ دیا جا سکتا ہے۔ لیٹ ملنے کی صورت میں نام شائع ہونے سے رہ جائے گا۔

آفس سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے صدر صاحبان موصیان و صدر صاحبان مقامی و امراء کرام جماعتہائے احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۲۵ء۲ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"ہر منظور شدہ وصیت کے متعلق سال میں کم از کم ایک دفعہ جملہ موصیوں کے بارہ میں بصیغہ راز امراء یا صدران مقامی جماعت سے رپورٹ طلب کی جایا کرے کہ آیا وہ اغراض وصیت کے تحت دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیت کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں اور بعد وصیت ان کی حالت میں کسی قسم کا تغیر تو نہیں پیدا ہو گیا تاکہ مجلس کارپرداز دیکھ سکے کہ آیا کوئی موصی ایسا تو نہیں جس کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے ماتحت قابل منسوخی ہو۔ اگر ہو تو مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ ایسے موصی کا معاملہ بلا توقف صدر انجمن احمدیہ میں پیش کر کے فیصلہ حاصل کرے"۔

براہ کرم اس کے تحت مقامی صدر صاحب موصیان کے ساتھ دو مستعد افراد ملا کر ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو تمام موصیان کے متعلق نظارت بہشتی مقبرہ کو بصیغہ راز رپورٹ کرے کہ وہ احکام اسلام کے ظاہراً طور پر پابند ہیں اور ان کا بجٹ آمد سالانہ درست ہے اور اسی طرح نائب صدر صاحبہ موصیات کے ذریعہ خواتین موصیات کے متعلق رپورٹ حاصل کی جائے۔

تمام صدر صاحبان موصیان و صدر صاحبان مقامی و امراء کرام جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ مندرجہ بالا قاعدہ کی تعمیل میں نظارت بہشتی مقبرہ میں موصیان اور موصیات کے متعلق بصیغہ راز رپورٹ ارسال فرماویں۔

جن افراد کے متعلق اچھی رپورٹ ہو ان سب کی رپورٹ اکٹھی آسکتی ہے لیکن جن افراد کے خلاف رپورٹ ہو ان کی رپورٹیں نام بنام الگ الگ پوری تفاصیل کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

ملازمت کیلئے نادر موقع

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم میں مندرجہ ذیل آسامیوں کی گنجائش ہے ضرورت مند اپنی درخواستیں اوپر دیئے ہوئے پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔

(۱) ورکشاپ فٹرز:۔ عمر تقریباً ۳۰ سال
تجربہ: کسی ورکشاپ / فیکٹری میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس: مبلغ چار صد پچاس روپیہ ماہوار

(۲) کیمسٹ:۔ تعلیم: ایف۔ ایس سی / بی۔ ایس سی
تجربہ: ۵ سال
تنخواہ بمعہ الاؤنس: مبلغ چار صد روپیہ ماہوار

(۳) مشین اوپریٹر (MACHINE OPRATOR)
عمر: تقریباً چالیس سال
تجربہ: کسی فیکٹری یا ورکشاپ میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس: مبلغ چار صد روپیہ ماہوار

(۴) چوکیدار:۔ عمر: تقریباً چالیس سال
تجربہ: ریٹائرڈ فوجی
تنخواہ بمعہ الاؤنس: مبلغ تین صد روپیہ ماہوار

(۵) کار ڈرائیور:۔ تجربہ: کم از کم دس سال موٹر چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس: مبلغ تین صد روپیہ ماہوار

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں محررین کی ضرورت ہے۔ ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں میں شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ایسی درخواستیں ۸/۶/۷۶ تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال۔ آمد) کے نام بھجوائی جائیں۔ تعلیمی قابلیت میٹرک ضرور ہونی چاہیئے۔ جو امیدواران کمیشن کے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب ہوں گے انہیں حسب ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۶۰-۸-۲۰۰/۱۰-۳۲۰ کے گریڈ میں -/۱۶۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ گریجویٹ امیدواران کو جنہوں نے سارے مضامین میں بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے تاریخ تقرر سے ۱۸۵-۱۰-۲۳۵/۱۲-۳۶۷ کے گریڈ میں -/۱۸۵ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

درخواستیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جا سکے گا:۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت
(۳) تعلیمی قابلیت معہ نقل سند (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
(۵) سابقہ تجربہ (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
(۷) چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب / پریذیڈنٹ صاحب اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

امیدواران مورخہ ۱۲/۶/۷۶ کی صبح نظارت بیت المال آمد میں تشریف لے آویں۔
۱۲/۶/۷۶ - تحریری امتحان ۸½ بجے صبح
۱۳/۶/۷۶ انٹرویو ۸½ بجے صبح

(نوٹ) کاغذ قلم ہمراہ لائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ امیدواران خود برداشت کریں گے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تقریب شادی

مکرم ملک ریاض احمد صاحب آف لندن کے بیٹے عزیز ملک محمود ریاض صاحب کی شادی ۲۱ اپریل ۱۹۷۶ء کو عمل میں آئی۔ ۲۳ اپریل کو ان کی دعوت ولیمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے مکان پر ہوئی جس میں دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ ملک محمود ریاض صاحب مکرم ملک محمد طفیل صاحب آف دھرم پورہ لاہور کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

نادر موقع

ایک عدد نیو ایئر کنڈیشن قابل فروخت ہے
خواہشمند حضرات
گلستان الیکٹرک اینڈ ریڈیو سروس
رحمت بازار ربوہ سے
یا
فضل الٰہی طاہر دار الصدر غربی حلقہ مسجد لطیف سے رابطہ قائم فرمائیں۔
نیز ریفریجریٹر اور ائیر کنڈیشن کی فوری اور تسلی بخش مرمت کے لئے گلستان الیکٹرک اینڈ ریڈیو سروس پر تشریف لائیں۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

کے اللہ کی دعائیں بھی شامل ہونی چاہئیں دعاؤں کی قبولیت پر اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے پر یقین رکھتے ہوئے ہمیں ہر آن دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴